سرکاری رپورٹ

دوسرا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 22 فروری 1997ء بمطابق 14 شوال 1417 ہجری بروز ہفتہ

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
1	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۴
۲	چیئرمینوں کے پینل کا اعلان	۵
۳	وزیراعلیٰ (قائد ایوان) کا انتخاب اور معزز اراکین کا انہیں خراج تحسین (تقاریر)	۶
۴	گورنر بلوچستان کا حکم	۳۲

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا دوسرا اجلاس مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۴ شوال ۱۴۱۷ ھ (بروز ہفتہ) بوقتِ گیارہ بجکر دس منٹ صبح زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ   بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اللہ ولی الذین اٰمَنُوْا یخرجُھُمْ من الظُّلُمٰتِ الی النور ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِنَ النور الی الظُّلُمٰت ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

ترجمہ: اللہ ان لوگوں کا ساتھی اور مددگار ہے جو ایمان کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ انہیں ہر طرح کی تاریکیوں سے نکالتا اور روشنی میں لاتا ہے۔ مگر جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو انکے مددگار سرکش اور مفسد ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے نکالتے اور تاریکیوں میں لے جاتے ہیں۔ سو یہی لوگ ہیں جن کا گروہ دوزخی گروہ ہے۔ ہمیشہ عذاب جہنم میں رہنے والا۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم

جناب اسپیکر اراکین اسمبلی میں سے ایک معزز رکن جام محمد یوسف صاحب کل حلف نہیں اٹھا سکے۔ اگر موجود ہوں تو حلف اٹھائیں۔ آج بھی موجود نہیں ہیں۔

چیئرمینوں کے پینل کا اعلان

جناب اسپیکر سیکرٹری صاحب آپ چیئرمینوں کے پینل کا اعلان فرمایئے۔

(اختر حسین خان) سیکرٹری اسمبلی بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے درج ذیل اراکین کو علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔

جناب سعید احمد ہاشمی

جناب میر ظہور حسین خان کھوسہ

جناب مولانا عبدالواسع

جناب محمد اسلم گچکی

جناب اسپیکر جی مولانا امیر زمان صاحب۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر آج اخبارات میں ایک بیان چھپا ہے کہ امریکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بنائی گئی ہے اور اس کا مذاق اڑایا گیا ہے تو میں چاہتا ہوں اس کے لئے قرار داد مذمت ہو۔ امریکہ کی ہم اتنی تو من مانی نہ مانیں کہ وہ ہمارے پیغمبر کی بھی توہین کرے اور مسلمانوں کے عقیدے کی بھی توہین کرے اور پیغمبر کی توہین کرے اور پیغمبر کا مذاق اڑائے یہ سب مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہے یہ میری گزارش ہے کہ امریکہ کے خلاف کوئی قرارداد مذمت ہو۔

جناب اسپیکر بجا ہے آپ میں سے کوئی قرار داد مذمت پیش کر دے۔ طریقہ کار کے مطابق دیکھ لیں گے اور پاس کر لیں گے۔

جناب اسپیکر کوئی رخصت کی درخواست نہیں ہے پروگرام کے مطابق آئین کے آرٹیکل

۱۳۰ کی شق (۲) الف کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ایک معزز رکن کا وزیر اعلیٰ کے لئے آج شام پانچ بجے انتخاب کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے پرچہ نامزدگی آج مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۹۷ء کو اڑھائی بجے سہ پہر سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کرائے جا سکتے ہیں۔

لہٰذا اسمبلی کا اجلاس آج شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اسمبلی کا اجلاس گیارہ بجکر تمیں منٹ پر شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا اور دوبارہ پانچ بجکر دس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار شروع ہوا۔

جناب اسپیکر تلاوت مولانا صاحب فرمائیں گے۔

(تلاوت قرآن پاک ہوئی)

جناب اسپیکر اس وقت بھی جام صاحب تشریف نہیں لائے آئین کی آرٹیکل ۱۳۰ کی شق (۲) الف کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ایک رکن کا وزیر اعلیٰ کے لئے جسے اسمبلی کے جملہ اراکین کا اعتماد حاصل ہو تعین ہوگا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل اُمیدوار ہیں۔ پہلے تین پرچہ نامزدگی میں درج ذیل ارکان اسمبلی نے سردار محمد اختر مینگل کو قائد ایوان کے لئے تجویز و تائید کیا ہے۔

۱۔ نواب زادہ سلیم اکبر بگٹی تجویز کنندہ اور مولانا امیر زمان تائید کنندہ۔

۲۔ سردار فتح علی عمرانی تجویز کنندہ اور حاجی علی محمد نوتیزئی تائید کنندہ۔

۳۔ جناب بسم اللہ خان کاکڑ تجویز کنندہ اور جناب محمد اسلم گچکی تائید کنندہ۔

اسی طرح ایک اور پرچہ نامزدگی میں درج ذیل اراکان اسمبلی نے سردار محمد صالح بھوتانی کو قائد ایوان کے لئے تجویز و تائید کیا ہے۔

۱۔ شیخ جعفر خان مندوخیل۔ تجویز کنندہ اور میر فائق علی جمالی تائید کنندہ۔

۲۔ میر جان محمد جمالی تجویز کنندہ اور سردار عبدالحفیظ لونی تائید کنندہ۔

جناب اسپیکر۔ اب پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)۔

جناب اسپیکر اب معزز اراکین اسمبلی سے درخواست کرتا ہوں ۔ جو سردار محمد اختر مینگل کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ برائے مہربانی جاکر شمار کنندہ کے پاس اپنا ووٹ درج کرائیں ۔ (سیکرٹری اسمبلی نے معزز اراکین کے نام انکے حلقوں کی ترتیب کے مطابق پکارے)

اختر حسین خان سیکرٹری اسمبلی ! مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل پی بی ۱ کوئٹہ ۱

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل I ABSTAND SIR.

سیکرٹری اسمبلی سردار شاہ علی ۔ پی بی ۲ کوئٹہ ۲

سیکرٹری اسمبلی جناب سعید احمد ہاشمی پی بی ۳ کوئٹہ ۳

سیکرٹری اسمبلی جناب مولانا اللہ داد خیر خواہ پی بی ۴ کوئٹہ ۴
معزز رکن گئے اور ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی حاجی علی محمد نوتیزئی ۔ پی بی ۵ چاغی معزز رکن گئے اور ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی سردار غلام مصطفےٰ خان ترین ۔ پی بی ۶ پشین ۔ ۱ ۔ معزز رکن ووٹ کے لئے نہیں گئے ۔

سیکرٹری اسمبلی جناب بسم اللہ خان کاکڑ ۔ پی بی ۸ قلعہ عبداللہ ۱ معزز رکن گئے اور ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی حاجی بہرام خان ۔ پی بی ۹ قلعہ عبداللہ ۲ معزز رکن گئے اور ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی سردار عبدالحفیظ خان پی بی ۱۰ لورالائی ۱ ۔

سیکرٹری اسمبلی مولوی امیر زمان ۔ پی بی ۱۱ لورالائی موسیٰ خیل ۔ معزز رکن گئے اور ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی سردار عبدالرحیم کھیتران ۔ پی بی ۱۲ بارکھان

سیکرٹری اسمبلی مولوی فیض اللہ اخوندزادہ پی بی ۱۳ ۔ ژوب قلعہ سیف اللہ معزز رکن

گئے اور ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی شیخ جعفر خان مندوخیل پی بی ۱۴ ژوب۔

سیکرٹری اسمبلی مولانا عبدالواسع۔ پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ۔ معزز رکن گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی مولوی نصیب اللہ پی بی ۱۷ زیارت کم سبی۔ معزز رکن گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی نوابزادہ حیر بیار مری۔ پی بی ۱۸ کوہلو۔ معزز رکن گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی۔ معزز رکن گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی میر جان محمد جمالی۔ پی بی۔۲۰ جعفر آباد ۱۔

سیکرٹری اسمبلی میر فائق علی جمالی۔ پی بی ۲۱ جعفر آباد ۲۔

سیکرٹری اسمبلی میر ظہور حسین خان کھوسہ پی بی ۲۲ جعفر آباد کم نصیر آباد۔ معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی سردار فتح علی عمرانی۔ پی بی ۲۳ نصیر آباد معزز رکن گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی میر محمد عاصم کردہ گیلو پی بی ۲۴ بولان ۱ معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی سردار میر چاکر خان ڈومکی۔ پی بی ۲۵ بولان ۲ معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی نواب ذوالفقار علی مگسی۔ پی بی ۲۶ جھل مگسی۔

سیکرٹری اسمبلی سردار بہادر خان بنگلزئی۔ پی بی ۲۷ مستونگ۔ معزز ممبر گئے اور اپنا

ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی پرنس موسیٰ جان پی بی ۲۸ قلات کم مستونگ۔ معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی میر اسرار اللہ زہری پی بی ۲۹ قلات معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا

سیکرٹری اسمبلی وڈیرہ عبدالخالق پی بی ۳۰ خضدار ا معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد اختر مینگل۔ پی بی ۳۱ خضدار ۲۔ معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی میر محمد اسلم گچکی پی بی ۳۲۔ آواران۔ معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی میر عبدالکریم نوشیروانی۔ پی بی ۳۳ خاران۔

سیکرٹری اسمبلی شہزادہ محمد یوسف۔ پی بی ۳۴ لسبیلہ ا۔

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد صالح بھوتانی۔ پی بی ۳۵ لسبیلہ ۲۔

سیکرٹری اسمبلی مسٹر اسد اللہ۔ پی بی ۳۶ پنجگور۔ معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی سید احسان شاہ۔ پی بی ۳۷ کیچ ا۔ معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی مسٹر محمد اسلم۔ پی بی ۳۸ کیچ ۲۔

سیکرٹری اسمبلی میر محمد علی رند۔ پی بی ۳۹ کیچ ۳۔ معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی میر عبدالغفور کلمتی۔ پی بی ۴۰ گوادر

سیکرٹری اسمبلی مسٹر بشیر مسیح کرسچین کمیونٹی۔

سیکرٹری اسمبلی ڈاکٹر تارا چند۔ ہندو کمیونٹی۔ معزز ممبر گئے اور ووٹ درج کرایا۔

سیکرٹری اسمبلی مسٹر ستارام سنگھ۔ سکھ، پارسی کمیونٹی۔ معزز ممبر گئے اور اپنا ووٹ درج کرایا۔

جناب اسپیکر جو رکن سردار محمد صالح بھوتانی کو ووٹ دینا چاہتے ہیں۔ وہ باری باری جا کر

شمار کنندہ کے پاس اپنا نام درج کرائیں۔

جناب اسپیکر (چھبیس) اب میں نتیجہ کا اعلان کرتا ہوں۔ سردار محمد اختر مینگل کے حق میں ۲۶ ووٹ آئے۔ اور سردار محمد صالحؒ کے حق میں ۱۳ ووٹ آئے۔ آئین کی آرٹیکل شق ۱۳۰ (۴) الف کے تحت بلوچستان اسمبلی کے اس خصوصی اجلاس کے تحت اکثریتی ارکان نے سردار محمد اختر مینگل پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر میں سردار محمد اختر مینگل کو قائد ایوان منتخب ہونے پر مبارک پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر اب میں سردار محمد اختر مینگل کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

سردار محمد اختر مینگل۔ وزیراعلیٰ (قائد ایوان) بسم اللہ الرحمان الرحیم۔

سب سے پہلے تو میں ان ساتھیوں کا اور ان ممبران اسمبلی کا جن کا مختلف پارٹیوں سے تعلق ہے جن میں جمہوری وطن پارٹی۔ جمعیت العلمائے اسلام۔ پیپلز پارٹی کے رکن بسم اللہ خان کاکڑ ہمارے دوست آزاد رکن کی حیثیت سے ایک رکن اسمبلی جو یہاں آزاد ممبر کی حیثیت سے تشریف رکھ رہے ہیں۔ اور ان پارٹی کے قائدین کا جن کا نام میں لینا ضروری سمجھتا ہوں ان میں جمہوری وطن پارٹی کے نواب محمد اکبر خان بگٹی۔ جمعیت العلمائے اسلام کے سربراہ جناب محمد خان شیرانی جس پارٹی سے میرا تعلق ہے بلوچستان نیشنل پارٹی ان کے ممبران کے ساتھ ساتھ اس کے سربراہ سردار عطاء اللہ خان مینگل کا میں تہہ دل سے مشکور ہوں اور میں ان دوستوں کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے مجھے ووٹ بھی نہیں دیا۔ مجھے اس پر ناراضگی ہے نہ مجھے ان سے کوئی گلہ ہے۔ جمہوریت ہے اس میں شاید وہ مجھ میں وہ قابلیت ان دوستوں نے نہ پائی ہو شاید جس چیز کی بنیاد پر وہ میری قابلیت پرکھنا چاہتے تھے میں وہ ان کے سامنے وہ قابلیت پیش نہ کر سکا۔ یہیں شاید وہ وجوہات ہیں جن کی بناء پر میں ان کو مطمئن نہ کر سکا کہ وہ میرے حق میں ووٹ دیں۔ میں اپنی پارٹی کی طرف سے ان تمام ممبران کا جو آج

اس ایوان میں بیٹھنے ہیں یا آج اس ایوان سے غیر حاضر ہیں میں جناب اسپیکر ان کا بھی شکرایہ ادا کروں گا۔

جو ذمہ داریوں کا بوجھ جس کا میں نے کل جب آپ بلامقابلہ منتخب ہوئے تھے ذکر کیا تھا مجھے بہت خوشی ہوئی ہے آج اس ایوان کی بنیاد اس بھائی چارے کے ساتھ رکھی گئی ہے لیکن آپ یقین کریں آج مجھے اس سے زیادہ خوشی ہے کہ میرے مقابلے میں جمہوری روایتوں کو دیکھتے ہوئے کم سے کم کسی نے تو مقابلہ کیا جو ذمہ داریاں آج جن دوستوں نے میرے کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں کوشش تو جناب اسپیکر میں یہ کوشش کروں گا کہ اس معیار پر جن کا ذمہ ہمارے کندھوں پر ڈالا ہے اس قابل میں کم سے کم ہو سکوں کہ ان دوستوں کے سامنے وہ لوگ جنہوں نے مجھے اپنے حلقے سے ووٹ دے کر منتخب کر کے اس اسمبلی میں بھیجا ہے اور تو میں کچھ نہ کر سکوں ان دوستوں کے سامنے اور یہاں ووٹروں کے سامنے میں خدا سے یہ دعا کروں گا اور کرتا رہوں گا کہ خدا مجھے شرمندہ نہ کرے۔ جناب اسپیکر مسائل جو اس صوبے کو درپیش ہیں مختلف قسم کے مسائل ہیں کن کن کا نہ جانے میں ذکر کروں کچھ وہ مسائل ہیں جو اس ملک کی بنیاد رکھتے ہوئے ہمارے ہاتھ کی لکیروں پر لکھے گئے ہیں۔ ہماری قسمت میں لکھے گئے ہیں ان مسائل کا میں شاید ذکر کروں شاید میری آج کی یہ باتیں بہت سے لوگوں کو ہمارے حاکموں کو ناگوار گزریں۔ مگر حقیقت اپنی جگہ پر ہے اس کو نہ میں چھپا سکتا ہوں نہ تاریخ کو کوئی جھٹلا سکتا ہے اس صوبے کے مسائل جس طرح کہ ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے رقبے کے لحاظ سے اسکے اگر مسائل دیکھے جائیں تو اس کے رقبے سے بھی زیادہ ہیں گوادر سے چمن سے لے کر اس کا رقبہ ہے مگر اس کا رقبہ ہے اور اس کے مسائل جو ہیں سمندر کی تہ تک پہنچ رہے ہیں۔ کچھ وہ مسائل ہیں جو ہماری تقدیر ہیں۔ اس ملک کے آئین میں اس ملک کے بنانے والوں نے لکھے ہیں ان کا ذکر میرے خیال میں جب روزانہ اسمبلی کے اجلاس ہونگے نہ صرف میں کرتا رہوں گا اور ممبر اسمبلی بھی اس کا ذکر کرتے رہیں گے لیکن کچھ وہ مسائل ہیں جو ہمارے اپنے ہاتھوں سے پیدا کردہ ہیں کچھ وہ مسائل ہیں جو ہم نے اپنے اعمالوں کے حوالے سے اس صوبے

کے اندر اضافے کئے ہوئے ہیں ۔قبائل کے آپس کے مسئلے ہیں قومی مسائل ہیں جو نہ تو موجود حکومت کے ہونگے بلکہ میں سمجھتا ہوں ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام اراکین کے لئے ہونگے یہاں پر برادر دو بھائیوں کے لڑانے کے جو مسائل ہیں صرف اپنی سیاست کو چمکانے کے لئے دو بھائیوں کو لڑانے کے لئے وہ بھی آئیں گے ۔ جب ہم ان مسائل کا جناب ذکر کرتے ہیں۔ ۹۳ ء میں اپوزیشن لیڈر کے حوالے سے ہم یہاں پر بیٹھ کر مختلف قراردادیں پیش کرتے تھے تقریریں کرتے تھے ہم پر یہ الزام لگایا جاتا تھا کہ یہ غدار ہیں یہ ملک اور قوم کے غدار ہیں پتہ نہیں کیوں ہم کو ہر وقت شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کیوں ہم پر ہر وقت یہ شک کیا جاتا ہے کہ ہمارے اقتدار میں آنے سے کیوں وہ لوگ اپنے آپ کو خطرے میں محسوس کرتے ہیں وہ لوگ اپنے آپ کو اس خطرے میں محسوس کرتے ہیں ۔ ہم نے آج تک کسی سے نفرت نہیں کی ہے ہم نے ہر وقت بھائی چارے کا درس دیا ہے مگر افسوس کہ ہمیں صرف نفرت بھری نگاہوں سے دیکھا گیا ہے ۔ ہم نے اگر اپنے نوجوانوں کے خون پر آنسو بہائے ہیں ہم نے اپنے آباو اجداد کو پھانسی کے تختے پر چڑھتے ہوئے اور دیکھتے ہوئے ہم نے آنسوں بہائے ہیں تو ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے جناب اسپیکر ۔ اس میں ہمارا تو کوئی قصور نہیں ہے ہم سے شہیدوں کو کندھا دینے کا حق بھی چھینا جا رہا تھا ۔ کیا ہمیں یہ حق بھی حاصل نہیں تھا کہ ہم اپنے مردوں کو بغیر کفن قبروں میں اتار دیتے ۔ پھر بھی ہم سے یہ گلہ کیا جاتا تھا ۔ ہم آج بھی ان کو دعوت دیتے ہیں مل بیٹھ کر اس صوبے کی خدمت کریں یہ ہمارا اور آپ کا صوبہ ہے یہ ملک اور زمین ہمارے اور آپ کے آباو اجداد نے حاصل کی ہے کسی نے ہم کو یہ خیرات میں نہیں دی ہے جناب اسپیکر ۔ جب کوئی چیز خیرات کی ہو اس کی اہمیت نہیں ہوتی ہے جناب اسپیکر ! اگر اس صوبے کی بتاریخ دیکھی جائے اس ملک کی تاریخ دیکھی جائے اور بھی گھمبیر اور کٹھن تاریخ ہے ۔ کچھ وہ مسائل اپنے لئے پیدا کئے تھے کچھ وہ مسائل جو ہمارے گزشتہ کے حکمرانوں نے پیدا کئے تھے جو یہاں پر گزر چکے ہیں چاہے وہ منتخب ہو کر آئے ہوں یا نگرانوں کی شکل میں ہوں جو بھی کوئی یہاں سے گزرا ہے اس صوبے کو اس کرایہ دار کی حیثیت سے استعمال کیا ہے جو کرایہ دار ایک مالک مکان

کے گھر میں گزارہ کرتا ہو اس کا کام اس گھر میں رہنا ہے اس کا کام اس کی چھاؤں میں پناہ لینا ہے مگر کرائے کے مکان میں آپ نے دیکھا ہوگا جب وہ اپنا بوریا بستر باندھنے لگتے ہیں تو کسی نے اس کا جھومر نوچ لیا کسی نے پنکھا اتار لیا کسی نے قالین لپیٹ کر اپنی گاڑی میں بند کر لیا۔ بلوچستان میں اکثر جو لوگ گزرے ہیں انہوں نے بھی اس صوبے کا حال اس کرایہ دار کی طرح کیا ہوا ہے۔ جس نے اس گھر کی بنیادوں کو دیمک کی طرح چاٹ کر رکھ دیا ہے۔ اب اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنا یہ ہماری آپ کی اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران کی ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری نہ صرف مجھ پر آتی ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اس کشتی کو پار لگانے میں کیونکہ بلوچستان کی کشتی میں ہم سب سوار ہیں مختلف پارٹیوں کے حوالے سے مختلف سوچوں کے حوالے سے مختلف فکر کے حوالے سے لوگ اس میں بیٹھے ہوئے ہیں اگر یہ ڈوب گئی تو کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ زندہ سلامت اپنی منزل پر پہنچ جائیں گے۔ یہ کشتی ڈوبی بلوچستان نہ رہا۔ تو یہاں پر نہ کوئی اپنے کو بلوچ کہہ سکے گا نہ کوئی اپنے آپ کو سیٹلر ہزارہ یا پشتون کہہ سکے گا۔ آئے ہم مل بیٹھ کر اس کاروان میں شامل ہوں جس کاروان کا مقصد اس صوبے کی خوشحالی امن و امان اس صوبے کے وہ جائز حقوق جو ہم سے چھینے گئے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں متحد ہونا چاہیے مرکز کی طرف ہاتھ ہم ہر وقت پھیلاتے رہے ہیں۔ خیرات ہمیں ہر وقت ملتی رہی ہے کبھی ہم نے روپے کی خواہش کی ہے تو ہمیں چار آنے خیرات میں ملے ہیں۔ کبھی ہم نے چار آنے کی خواہش کی ہے۔ تو ہمیں ایک پیسہ خیرات میں ملا ہے۔ ہمیں خیرات نہیں بلکہ وہ حقوق چاہئیں جس سے یہ قوم یہ صوبہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔ جناب اسپیکر ان تمام ساتھیوں کا جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے جنھوں نے آج مجھے اس منصب پر اپنا ووٹ دیکر منتخب کیا۔ ان دوستوں کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ اُمید رکھتا ہوں کہ ایسا کوئی مرحلہ نہ آئے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہوا ہے۔ کہ مجھے ان کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔ مسائل تو کافی ہے جن کا میں ذکر کر چکا ہوں اب ان مسائل کو دیکھیں آپ پہلے والے جو حضرات تھے اور اب جو نگران کی شکل میں گزر گئے ہیں۔ ہمارے لئے وہ وسائل کیا چھوڑ گئے

ہیں اور مسائل کیا چھوڑے ہیں لگتا تو ایسا ہے۔ جیسا کہ اپوزیشن میں بیٹھتے ہوئے نے جو حالات دیکھے ہیں۔ وسائل کم ہیں ہمارے پاس اور مسائل زیادہ اور انہی الفاظ کے ساتھ میں تمام دوستوں کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ جناب اسپیکر آپ اور تمام ان پارٹیز کا جو آج مجھے اس منصب پر قائم ہونے میں مددگار ثابت ہوئے۔ شکریہ

جناب اسپیکر اب جناب ظہور حسین خان کھوسہ صاحب۔

سردار محمد صالح بھوتانی پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں قائد ایوان کے بعد مجھے موقع دیا جائے۔

جناب اسپیکر ظہور حسین خان کو میں فلور دے چکا ہوں۔ اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ جناب اسپیکر چونکہ ہمارے پارلیمانی لیڈر نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب کل سے بخار اور سانس کی تکلیف میں ہے۔ تو وہ آج ووٹ دینے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ ان کو کافی تکلیف ہے ان کے بی آف پر میں تھوڑا سا مختصر عرض کرنا چاہونگا سب سے پہلے میں نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی کی طرف سے اپنی جمہوری وطن پارٹی کی طرف سے اور اپنی طرف سے سردار اختر مینگل کو قائد ایوان منتخب ہونے پر اس تاریخی لمحہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اس طرح کے حالات پہلے بھی ہمارے سامنے آئے کہ ہم جمہوری طریقے سے گورنمنٹ بنا سکے۔ لیکن سازشی عناصروں نے ہمیں موقع نہیں دیا کہ ہم اپنے صوبہ بلوچستان میں حکومت کر سکیں آپ کو یاد ہوگا ۱۲ کی میجارٹی میں تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے اتحادی بھی تھے۔ سازشی ٹولوں نے بیوروکریٹس نے ۶ بجلسوں نے پیچھے دھکیل دیا۔ لیکن اس مرتبہ بلوچستان کے لوگوں کو اچھی طرح حق ملا کہ وہ اپنے صوبہ بلوچستان کا حق حاصل کر سکیں۔ ویسے تو پچھلی حکومتوں نے ہمارے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ امن امان نہیں رہا پچھلے دور میں۔ سازشی عناصر نے خزانے میں کچھ نہیں چھوڑا ہمارے لئے کہ ہم آئندہ حکومت کر سکیں ان سازشوں نے ایک سازش کے تحت تاکہ ہمیں آگے پریشانیاں اور تکالیف ہو۔ اور ہم

صوبہ بلوچستان کے لئے کچھ نہ کر سکیں۔ تو بہرحال ہم اپنی کاوشوں اور کوششوں سے انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ بلوچستان کے عوام کو مساوایانہ چاہیے جنوبی بلوچستان ہو چاہیے شمالی بلوچستان ہو۔ چاہیے مغربی چاہیے مشرقی بلوچستان ہو۔ کے لئے کوشاں رہیں گے۔ اُمید کرتے ہیں کہ سردار اختر مینگل اس طرف کوشش کریں گے۔ میں اس کا ذکر ضرور کرونگا کہ ۱۹۸۸ء میں بلوچستان نیشنل الائنس کے تحت ایک حکومت وجود میں آئی تھی۔ جو کہ محمد اکبر بگٹی صاحب کے سربراہی میں قائم ہوئی تھی۔ تو ہم نے صوبے میں ایک ڈسپلن قائم کیا تھا۔ امن و امان ایڈمنسٹریشن قائم تھی۔ فنڈز کی منصفانہ تقسیم کی کوشش کی گئی تھی۔ مرکز سے صوبے کے لئے حقوق مانگے گئے تھے۔ جو کہ منوائے گئے اس بناء پر ہمیں پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی گئی لیکن آج خوشی کا مقام ہے۔ کہ بلوچستان کے عوام کو دوبارہ ایک اچھا موقع ملا ہے۔ ہمارے اچھے نمائندوں کو پھر ایک موقع ملا کہ وہ حکمرانی کریں اور انصاف کے تقاضے پورے کریں۔ پچھلے دور میں انصاف کا خلا درمیان جو پیدا ہو گیا میں اُمید کرتا ہوں جناب اسپیکر قائد ایوان سے کہ وہ اس کو دوبارہ بحال کریں گے۔ اور صوبے کے اندر جو ڈسپلن کی کمزوری تھی اس کو دوبارہ مینٹین کریں گے۔ اور صوبے کی خوشحالی کے لئے کوشش کریں گے۔ شکریہ

جناب اسپیکر جناب سردار محمد صالح بھوتانی صاحب۔

سردار محمد صالح بھوتانی جناب اسپیکر میں آپ کی توسط سے سردار اختر مینگل کو بطور قائد ایوان منتخب ہونے پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ گو کہ میں اس مقابلے میں کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔ لیکن ہار جیت ایک جمہوری عمل ہے۔ جو ہارنے کے لئے تیار نہیں وہ کبھی جیت نہیں سکتا ہے۔ میں ان اراکین اسمبلی کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جنھوں نے مجھے اپنے قیمتی ووٹوں سے نوازا جناب اسپیکر میں ان پارٹیوں کا جن میں بی این ایم آزاد اراکین اور پاکستان مسلم لیگ جو کہ اس وقت مرکز اور باقی تینوں صوبوں میں جسے حکومت کا شرف حاصل ہے۔ ان تمام اراکین نے مجھے وہ عزت بخشی میں سمجھتا ہوں ژوب سے لیکر مکران کے بھائیوں نے مجھے جو عزت دی میں زندگی بھر اس کو نہیں بھول سکتا۔ جناب اسپیکر میں اپنے اور

اپنے تمام دوستوں اپنے مہربانوں کی طرف سے قائد ایوان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ وہ پاکستان سالمیت ترقی اور سالمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبہ بلوچستان کی ترقی کے لئے اور بہتری کے لئے جو بھی اقدامات اٹھائیں گے میرا اور میرے ساتھی انہیں ہر سطح پر مکمل تعاون حاصل رہیگا بلوچستان کی ترقی ہماری اولین ترجیح ہوگی لیکن پاکستان کا استحکام میرے ایمان کا حصہ ہے ہم مخالفت برائے مخالفت یا تنقید برائے تنقید کے قائل نہیں رہیں۔ البتہ تعمیری تنقید کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ قائد ایوان جس کے کندھوں پر آج بلوچستان کے عوام نے ایک بھاری ذمہ داری عائد کی ہے وہ پورے صوبے کو پورے صوبے کے عوام کو بلاتفریق اور محبت کے ساتھ اپنے ساتھ لے کے چلیں گے۔ کیونکہ بلوچستان ایک ایسا صوبہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ قائد ایوان بلوچستان کے عوام کے مزاج کو اچھی طرح جانتے ہیں اور وہ پوری صلاحیت کیساتھ پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر تمام عوام کو ساتھ لے کر چلیں گے مجھے یہ بھی یقین ہوگا کہ صوبہ میں کسی کے ساتھ امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جائیگا اور ہر اس کارروائی سے اور ہر اس اقدام سے گریز کیا جائیگا جس میں انتقام کی جھلک نظر آتی ہو جناب اسپیکر ہمیں اس وقت صوبہ کی ترقی کے لئے صنعتکاروں، زمینداروں اور کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کرنی پڑے گی جیسا کہ کچھ صنعت کار پرائیوٹ سیکٹر میں بلوچستان کے مختلف حصوں میں انڈسٹریاں لگانا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ کچھ زمیندار اس طرف مائل ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ ہمارے ہونے والے وزیر اعلیٰ اختر مینگل صاحب ان تمام شعبوں میں ان تمام لوگوں کی حوصلہ افزائی کرینگے تاکہ صوبے میں ایک ترقی کا عمل جاری رہ سکے لیکن جناب اسپیکر ان تمام باتوں کا انحصار امن و امان کے قیام سے ہے۔ امن و امان کے قیام کے بغیر یہ صوبہ یا یہ ملک ترقی نہیں کر سکے گا۔ جیسا کہ ہر ایک کو علم ہے کہ بلوچستان میں کچھ ذاتی رنجشیں اور دشمنیاں قائم ہیں۔ جس کی بناء پر یہاں کے عوام عدم تحفظ کا احساس رکھتے ہیں۔ جن کو تحفظ دینا اس قائم ہونے والی حکومت کا اولین فرض ہے۔ اور اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ اس وقت عوام میں جو خدشات جنم لے رہے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ ہونے والے ہمارے محترم وزیر اعلیٰ صاحب ان خدشات کو

ختم کرنے کے لئے عملی اقدامات کرینگے تاکہ لوگوں کے ذہن میں جو بے یقینی کی کیفیت ہے وہ ختم ہو جائے جناب اسپیکر چونکہ اس قائم ہونے والی حکومت کی تین بڑی پارٹیوں پر مشتمل جن کی سرپرستی ہمارے بزرگ نامور انتہائی تجربہ کار اور قابلِ صد احترام جناب سردار عطاء اللہ مینگل صاحب، جناب نواب اکبر خان بگٹی صاحب اور شیرانی صاحب سرپرستی کر رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ان کے تجربے سے یہ صوبہ ضرور مستفید ہوگا اور میری دعا ہوگی کہ اللہ اس حکومت کو اس صوبے کے لئے اور اس صوبے کے عوام کے لئے بہتر ثابت کرے۔ اور مجھے ان اپنے قابلِ احترام بزرگوں سے یہ بھی اُمید ہوگی کہ اپنی تمام تر کوششیں اور تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاکر بلوچستان میں جو کشیدگی کی فضاء ہے اس کو ختم کرکے بلوچستان میں بھائی چارے کی فضاء پیدا کرینگے۔ میں ایک مرتبہ پھر اپنے ان تمام دوستوں کا جنھوں نے مجھے عزت بخشی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ایک بار پھر جناب اختر مینگل صاحب کو وزیراعلیٰ منتخب ہونے پر دلی مبارکباد دیتا ہوں میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا اور اراکین اسمبلی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے صبر سے مجھے سنا، پاکستان پائندہ باد۔

جناب اسپیکر مولانا اللہ داد صاحب

مولانا اللہ داد خیرخواہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (عربی)

جناب اسپیکر صاحب قائد ایوان جناب سردار اختر جان مینگل صاحب حضرت مولانا محمد خان شیرانی صاحب نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب، سردار عطاء اللہ مینگل صاحب اراکین صوبائی اسمبلی اور میرے دوسرے قابل قدر دوستو! مغرب کی نماز کا وقت قریب ہونے کی بناء پر مختصراً عرض گزار ہوں سب سے پہلے میں قائد ایوان کی نامزدگی پر حضرت مولانا شیرانی صاحب محترم نواب صاحب اور جناب سردار صاحب کو ہدیہ تبرک پیش کرتا ہوں جن کی پُر خلوص کوششوں سے جمعیت علماء اسلام۔ جمہوری وطن پارٹی، بلوچستان نیشنل پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی چار جماعتوں کا حسین سنگم اور پُر اعتماد اتحاد سامنے آیا اور ان کے تجربات کی بناء پر ایک مستحکم حکومت وجود میں آئی۔ انشاء اللہ العزیز اسی اعتماد کے ساتھ یہ چاروں جماعتیں

حزب اختلاف کو ساتھ لیکر اس صوبے کے مسائل کو حل کرنے میں کسی کوشش سے دریغ نہیں کرینگی۔ میں اس ایوان کو دارالدعوت کہونگا جس میں ہم بھلائی کی دعوت چلائیں گے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (عربی)

بلاؤ کس کو بلاؤ سب کو بلاؤ

اپنے پروردگار کے راستے کی طرف اسلامی نظام کی طرف شرعی قوانین کی طرف کس طریقے سے بلاؤ بلاالحکمتیہ محکم دلائل کے ساتھ بلاؤ اگر دانشوروں کے سامنے بات رکھی جا رہی ہے علماء اور لکھے پڑھے طبقے کے ساتھ بات ہو رہی ہے تو دلائل دے کر سمجھایا جائے (والموعظة حسنہ) اور خوبصورت نصیحت کے ساتھ بہترین خیرخواہی کے ساتھ اگر عوام الناس سے بات ہو رہی ہے اور بحث مباحثہ کریں ان کے ساتھ اگر مخالفین کے ساتھ بات ہو رہی ہے لیکن اس بحث مباحثے میں بھی خوبصورتی کو اپنائیں (بالحیتی) اس طریقے کے ساتھ احسنٰ) جو طریقہ (احسن) سب سے زیادہ خوبصورت ہو یہاں آکر ہمارے بعض دوست ارشاد ربانی کو بھول جاتے ہیں ہم جب اپنے مخالف سے مخاطب ہوتے ہیں تو پھر وہاں شائستگی ختم کرتے ہیں حالانکہ ہمیں ہدایت ہے کہ یہاں زیادہ شائستگی کو اپنایا جائے۔ (بالحیتی الحسن) اگر ہم ان ہدایات کو سامنے رکھ کر یہاں اپنی رائے کا اظہار کرینگے تو انشاء اللہ عزیز یہ ایوان خوبصورتی کے ساتھ چلے گا اور ایوان کے ساتھی ایک دوسرے کے قریب آئیں گے ایک دوسرے کے ہمدرد بنیں گے ہمارا اور آپ سب کا یہ اولین فرض ہے کہ جس مقصد کے لئے ہم رائے دھندگان سے ووٹ لیکر یہاں پہنچے ہیں، ان کو سامنے رکھیں، ہمارے اور آپ کے ملک میں کوئی آئین نہیں ہے اگر ہم صوبے کی سطح پر یہاں جس حد تک آئین بنا سکتے ہیں، تعاون کے جذبے سے صوبے کی بھلائی کے جذبے سے آئین سازی پر زور دیں گے تو انشاء اللہ ہم صوبائی سطح پر ایک بہترین آئین تیار کر سکیں گے اور مرکزی آئین کے لئے بہترین سفارشات پیش کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں اس ایوان کا اولاً مقصد آئین سازی ہے اس کے علاوہ میں قائد ایوان سے اس پر اعتماد کرتے ہوئے یہ بھی کہونگا کہ امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کھڑے ہوتے ہیں

تو ایک اعرابی کھڑے ہوکر سب مجمع کے سامنے اعلان کرتا ہے آپ کی بات نہ سنی جائیگی اور نہ مانی جائیگی یہ حکم نہیں ملتا کہ اسے گرفتار کرو اس کو باہر نکالو نہیں پوچھتے ہیں (لِمَ) کیوں نہیں سنی جاتی ہے کیوں نہیں مانی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں آپ نے جو یہ لمبا کرتہ پہن رکھا ہے اور مال غنیمت سے آپ کے حصے میں جو کپڑا تھا وہ اتنا بڑا نہیں تھا جس سے بڑا کرتہ بنے یہ زائد کپڑا آپ نے کہاں سے حاصل کیا اس بارے میں ہمیں مطمئین کریں تو آپ اپنے بیٹے کو کہتے ہیں کہ آپ اس کا جواب دیں آپ کے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھتے ہیں کہ دیکھو میرا یہ کرتہ نہیں ہے اس کپڑے میں میں نے اپنے حصے کا کپڑا اباجان کو دیا جب اس کا یہ کرتہ بنا تب جب وہ مطمئین ہوگیا پھر کہتے ہیں اب بات مانی بھی جائیگی اور سنی بھی جائیگی پہلے یہ نہیں کہا کہ میں نہیں سنتا میں نہیں مانتا بلکہ یہ کہا کہ نہ خود سنونگا نہ دوسرے کو سننے دونگا نہ خود مانونگا نہ دوسروں کو ماننے دونگا لیکن جب مطمئین ہوا تو پھر کہاں کہ اب بات سنی جائیگی یعنی میں نے بھی سنا ہے اور سب نے سنا ہے اور میں بھی مانونگا اور سب نے ماننا ہے ہم بھی آپ سے یہی گزارش کرینگے کہ جب تک آپ ہیں اصولوں کے ساتھ مطمئین رہیں گے ہم آپ کے ساتھ اپنے تعاون کو جاری رکھیں گے آپ کی بات مانی بھی جائیگی آپ کی بات سنی بھی جائیگی لیکن اگر ہم اصولوں کے تحت مطمئین نہیں رہے تو پھر ظاہر بات ہے کہ ہم نے یہ اعتماد جو آپ پر کیا ہے ہم اس اعتماد کو دوبارہ بھی لے سکتے ہیں۔ ہم کسی کی ذات کے لئے استعمال نہیں ہونگے ہم بلوچستان کے مفاد کے لئے ضروری استعمال ہونگے ہم اپنے رائے دہندگان کا خیال رکھتے ہوئے اپنے مقصد کے لئے ضرور وقت لگائیں گے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لونگا ایک بار پھر میں اپنے قائد ایوان کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں (وآخردعوانا ان الحمد اللہ رب العلمین)

جناب اسپیکر جناب جان محمد جمالی صاحب۔

عبدالرحیم مندوخیل جناب اسپیکر یہ کچھ ٹائم ایسا ہے جو پروگرام دیا گیا ہے اس میں تقریباً سات بجے یا ساڑھے سات بجے حلف اُٹھایا جائیگا اس لئے یہاں پارٹیوں کو ٹائم دیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ کم از کم جو بات ہوتی ہے کوئی اس میں مداخلت کرنا چاہتا ہے لیکن یہاں

چیف منسٹر کے لئے انتخاب جان مینگل کے فیور میں جنھوں نے ووٹ دیا ان کی نمائندگی بھی ہوگی ان کے خلاف بھی یعنی ووٹ تھا ان کی نمائندگی ہوگی تو اس حوالے سے ہمیں پہلے دینا چاہیئے تھا آپ کی طرف سے۔

جناب اسپیکر میں فلور آپ کو دے رہا تھا تو وہ ایسے کھڑے ہوگئے تھے میں نے اب تک فلور کسی کو دیا ہی نہیں تھا۔

عبدالکریم نوشیروانی بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اسپیکر نہیں آپ کو میں نے فلور نہیں دیا تشریف رکھیں، میں نے آپ کو فلور نہیں دیا اب تک آپ تشریف رکھیے گا آپ ایسے کھڑے ہوگئے تشریف رکھیے آپ جان محمد صاحب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تھے؟

میر جان محمد جمالی جناب اسپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں تھا میں ٹائم کو مدنظر رکھتے ہوئے مختصراً مبارکباد کے کلمات دینا چاہتا تھا کیونکہ تقریریں بہت لمبی ہوتی جارہی تھی۔

جناب اسپیکر تشریف رکھیں پھر آپ عبدالرحیم خان نمبر ۲ پر جو انھوں نے ہاتھ کھڑا کیا تھا میں نے دیکھا تھا عبدالرحیم مندوخیل (The Floor is Your's now ٹائم دیکھیے گا اور میں گزارش کرونگا کہ جتنی بھی یہاں پر جماعتیں ہیں اگر ان کے پارلیمانی لیڈر صاحبان ہی بولنے پر اتفاق کریں تو میں سمجھتا ہوں اپنے وقت کا بھی ہم بچت کریں گے اور اگلے پروگرام میں بھی ہم شامل ہوسکیں گے مہربانی فرماکر اس کا خیال رکھیئے گا جناب مندوخیل صاحب۔

جناب اسپیکر عبدالرحیم مندوخیل

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اسپیکر میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا میں یہ کہوں گا کہ اس اہم موقع پر ہمارے صوبے کے ایک اہم موقع پر انتخاب ہوا ہے۔ اور اس میں نئی حکومت کے لئے انتخاب ہوا اور اس ہاؤس کے لئے نئے لیڈر آف دی ہاؤس کا انتخاب ہوا۔ وہ صوبے کے وزیراعلیٰ کے طور پر اقتدار سنبھالیں گے اور مجھے موقع دیا کہ میں اپنی پارٹی کی طرف سے معروضات پیش کروں۔ جناب اسپیکر ابتدائی بات یہ